

آخر مینوں پہ گیا کہناں
دیس مرے دیاں ٹھیکیداراں
لیناں دے وچ دھیاں بہناں
اگے مُنڈے چچھے مُنڈے
ربا! ساڈیاں سن فریاداں
غم دی نہیری جھلی ہوئی اے
عمر جیہا کوئی چھیتی آوے
عمر جیہا کوئی چھیتی گلو

وِکے نہ اصغر خون اساڈا
بنے قرآن قانون اساڈا

☆.....☆.....☆

گوہر ملیانی

غزل

زخموں سے پُور پُور ہیں قلب و جگر ابھی
ظلم و ستم کی پھیلی ہے چاروں طرف گھٹا
کسی کی نظر نے لوٹ لی انسانیت کی آب
افسردہ چہرے دھوپ میں جلتے دکھائی دیں
جلنے لگے ہیں پاؤں بھی، اٹھتے نہیں قدم
قسمت میں کب دیار کی خوشبو ہے دوستو!

گھیرا ہے زر خرید اندھیروں نے رات دن
گوہر نہیں نصیب میں اپنے سحر ابھی